بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" صرف اہلِ علم کا خاصہ ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا یہ بات درست ہے : "امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا شعبہ اہلِ علم ہی کے پاس ہے، عوام کو تو علم ہی نہیں، وہ کسی کو درست بات کیا بتائیں گے، بلکہ بتانے میں غلطی کر جائیں گے۔" شرعی رہنمائی فرمائیں۔

جواب

مطلقاً ایسا کہنا ہرگز درست نہیں کہ "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کا شعبہ صرف اہلِ علم ہی کے پاس ہے، اور عوام کو اس کا کوئی حق نہیں، بلکہ نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا، مجموعی طور پر امتِ محمدیہ کے نمایاں اوصاف میں سے ایک وصف ہے، اسی عظیم خوبی کے سبب خالقِ کائنات عزوجل نے اس امت کو سب سے بہترین امت قرار دیا، لہٰذا امر بالمعروف و نہی عن المنکر صرف اہلِ علم کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ ہر صاحب استطاعت پر بقدر استطاعت لازم ہے، جسے ہاتھ کے ساتھ گناہ سے روکنے پر قدرت ہو، اس پر ہاتھ سے روکنا لازم ہے، (مثلاً شراب پیتا ہو، تو شراب بہا دے، اس کے برتن توڑ دے، گاتا بجاتا ہو، تو اس کے آلات توڑ دے)، اور جسے صرف زبان کے ساتھ روکنے پر قدرت ہو، اس پر زبان سے روکنا لازم ہے، اور جسے نہ ہاتھ کے ذریعے روکنے پر قدرت ہو، اور نہ زبان کے ساتھ، تو اس پر فقط دل سے برا جاننا لازم ہے۔

نیز یہ بات ضروری ہے کہ جس بات کی طرف دعوت دی جائے یا جس چیز سے منع کیا جائے، اس کا شرعی حکم صحیح طور پر معلوم ہو، اور جس بات کا علم نہ ہو، اس کے لیے اپنی طرف سے شرعی حکم بیان کرنا ہرگز درست نہیں، کہ حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے :

"جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا، اس پر آسمان و زمین کے فرشتوں کی لعنت ہے۔"

نوٹ : یہ یاد رہے کہ امر بالمعروف اسی صورت میں واجب و لازم ہے، جبکہ غالب گمان ہو کہ یہ ان سے کہے گا تو فتنہ و فساد پیدا نہیں ہوگا، بلکہ وہ اس کی بات مان لیں گے، اور بری بات سے باز آجائیں گے۔

اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے : ﴿کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ ترجمہ : تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (پارہ 04، سورہ آل عمران : 110)

ذکر کردہ آیت مبارکہ کے تحت تفسیر قرطبی میں ہے "إنما صارت أمة محمد صلى الله عليه وسلم خير أمة لأن المسلمين منهم أكثر، والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر فيهم أفشى" ترجمہ : بے شک امتِ محمدیہ اس لیے بہترین امت بنی کہ ان میں

مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے، اور ان کے درمیان نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا عمل زیادہ عام ہے۔ (تفسیر قرطبی، جلد 04، صفحہ 171، مطبوعہ: قاہرۃ)

تفسیر صراط الجنان میں ہے "یاد رہے کہ نیکی کی دعوت دینا وہ عظیم منصب اور عہدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کو عطا فرمایا اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرما کر نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا تو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کو اس منصب سے سرفراز فرما دیا اور اس عظیم خوبی کی وجہ سے انہیں سب سے بہترین امت قرار دیا، **لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ بقدرِ توفیق نیکی کی دعوت دیتا اور برائی سے منع کرتا رہے۔**" (صراط الجنان، جلد 02، صفحہ 36، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

برائی سے روکنا ہر مسلمان پر بقدرِ طاقت لازم ہے، چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث پاک ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من رأى منكم منكرا فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الإيمان" ترجمہ: تم میں سے جو کوئی بُرائی دیکھے، تو اسے ہاتھ سے روکے اور اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو، تو دل سے بُرا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (صحیح مسلم، صفحہ 42، رقم الحدیث: 49، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے "اعلم أنه إذا كان المنكر حراما وجب الزجر عنه، وإذا كان مكروها ندب، والأمر بالمعروف أيضا تبع لما يؤمر به، فإن وجب فواجب، وإن ندب فمندوب، ۔۔۔ وشرطهما أن لا يؤدي إلى الفتنة، كما علم من الحديث، وأن يظن قبوله، فإن ظن أنه لا يقبل فيستحسن إظهار شعار الإسلام، ولفظ من لعمومه شمل كل أحد رجلا أو امرأة، عبدا أو فاسقا أو صبيا مميزا" ترجمہ: جان لو کہ اگر کوئی منکر (برائی) حرام ہو تو اس سے روکنا واجب ہے، اور اگر مکروہ ہو تو اس سے روکنا مستحب ہے۔ اسی طرح امر بالمعروف بھی اس حکم کے تابع ہے جس کا حکم دیا جا رہا ہے؛ پس اگر وہ کام واجب ہو تو امر بالمعروف بھی واجب ہوگا، اور اگر وہ مندوب (مستحب) ہو تو امر بالمعروف بھی مستحب ہوگا۔ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر دونوں کے لیے شرط یہ ہے کہ ان کے نتیجے میں فتنہ پیدا نہ ہو، جیسا کہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوتا ہے، اور یہ بھی شرط ہے کہ اس بات کا غالب گمان ہو کہ سامنے والا قبول کر لے گا۔ البتہ اگر یہ گمان ہو کہ وہ قبول نہیں کرے گا تو بھی شعائرِ اسلام کے اظہار کے لیے اسے بیان کرنا مستحسن ہے۔ اور حدیث میں وارد لفظ "مَنْ" اپنے عموم کی وجہ سے ہر شخص کو شامل ہے، خواہ مرد ہو یا عورت، غلام ہو یا فاسق، یا سمجھ بوجھ رکھنے والا بچہ ہو۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 08، صفحہ 3209، مطبوعہ: بیروت)

بہار شریعت میں ہے "کسی کو گناہ کرتے دیکھے تو نہایت متانت اور نرمی کے ساتھ اسے منع کرے اور اسے اچھی طرح سمجھائے پھر اگر اس طریقہ سے کام نہ چلا وہ شخص باز نہ آیا تو اب سختی سے پیش آئے، اس کو سخت الفاظ کہے، مگر گالی نہ دے، نہ فحش لفظ زبان سے نکالے اور اس سے بھی کام نہ چلے تو جو شخص ہاتھ سے کچھ کر سکتا ہے کرے، مثلاً وہ شراب پیتا ہے تو شراب بہا دے، برتن توڑ پھوڑ ڈالے، گاتا بجاتا ہے تو باجے توڑ ڈالے۔ امر بالمعروف کی کئی صورتیں ہیں:

(1) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بری بات سے باز آجائیں گے، تو امر بالمعروف واجب ہے اس کو باز رہنا جائز نہیں اور (2) اگر گمان غالب یہ ہے کہ وہ طرح طرح کی تہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو ترک کرنا افضل ہے" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 615، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید بہار شریعت میں ہے "امرا کے ذمہ امر بالمعروف ہاتھ سے ہے کہ اپنی قوت وسطوت سے اس کام کو روک دیں اور علما کے ذمہ زبان سے ہے کہ اچھی بات کرنے کو اور بری بات سے باز رہنے کو زبان سے کہہ دیں اور عوام الناس کے ذمہ دل سے برا جاننا ہے۔ اس کا مقصد وہی ہے جو حدیث میں فرمایا کہ ''جو بری بات دیکھے، اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر ہاتھ سے بدلنے پر قادر نہ ہو تو زبان سے بدل دے یعنی زبان سے اس کا برا ہونا ظاہر کردے اور منع کردے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور مرتبہ ہے۔ ''یہاں عوام سے مراد وہ لوگ ہیں کہ ان میں نہ ہاتھ سے روکنے کی ہمت ہے اور نہ زبان سے منع کرنے کی جرأت۔ قوم کے چودھری اور زمیندار وغیرہ بہت سے عوام ایسی حیثیت رکھتے ہیں کہ ہاتھ سے روک سکتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ روکیں ایسوں کے لیے فقط دل سے برا جاننا کافی نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 615، 616، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے "امر بالمعروف یہ ہے کہ کسی کو اچھی بات کا حکم دینا مثلاً کسی سے نماز پڑھنے کو کہنا۔ اور نہی عن المنکر کا مطلب یہ ہے کہ بری باتوں سے منع کرنا، یہ دونوں چیزیں فرض ہیں۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 614، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بغیر علم کے شرعی مسئلہ بیان کرنے کے متعلق حدیث پاک میں ہے "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أفتي بغير علم كان إثمه على من أفتاه" ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا، تو اس کا گناہ اس پر ہے جس نے اس کو فتویٰ دیا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، صفحہ 35، مطبوعہ: کراچی)

جامع صغیر میں مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے "من افتی بغیر علم لعنتہ ملائکۃ السماء والارض" ترجمہ: جس نے بغیر علم کے فتوی دیا اس پر آسمان وزمین کے فرشتوں کی لعنت ہے۔ (جامع الصغیر معہ فیض القدیر، جلد 6 صفحہ 101، مطبوعہ: بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5437

تاریخ اجراء: 08 ربیع الاول 1448ھ/22 اگست 2026ء